سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

قرآن کریم، ایک معجزہ کتاب
فضائل و آداب

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاهُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (یونس:۵۷ تا ۵۸)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفاء ہے ہدایت اور مومنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل و مہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہیے۔

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: ان اللّٰہ یرفع بهذا الکتاب أقواماً و یضع به آخرین (مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے بعض قوموں کو بلندی عطا فرماتے ہیں اور بعض کو ذلت و پستی۔

بہترین دولت

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے شمار احسانات فرمائے اور ایمان کی بہترین دولت عطا فرمائی تو وہ بھی رسول خاتم المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بن کر عطا ہوئی جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام اور افضل الرسل پیغمبر ہیں اور پھر رہنمائی کیلئے ایک کتاب عطا فرمائی جسکی مثال نہ ملتی

ہے اور نہ ملے گی۔ ایسی کتاب جو کامل ترین اور ہر طرح کے تغیر و تبدل سے پاک ہے اور ہر پہلو سے بے مثال کتاب ہے۔

معجز و محفوظ کتاب

ایک ایسی کتاب جس کا لفظ لفظ اور نقطہ نقطہ محفوظ ہے اور محفوظ کیوں نہ ہو کہ لم یزل حفیظ ذات نے خود ارشاد فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یہ کتاب ہم نے ہی نازل کی اور ہم ہی اس کے حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہ ایک معجز کتاب ہے جس میں آج تک کسی بھی قسم کی تحریف و تبدیل کی ہمت کسی کو نہ ہو سکی حالانکہ قرآن مجید نے کھلے الفاظ میں بار بار چیلنج دیا کہ اگر تم قرآن مجید کی حقانیت اور کلام اللہ ہونے میں تردد اور شک میں مبتلا ہو تو لاؤ کوئی آیات بنا کر جو اس قرآن مجید کی طرح ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ چیلنج تا قیامت قائم و دائم ہے۔ارشاد ربانی ہے!

> قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا
>
> ”کہہ دیجئے (اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اگر اس پر تمام انسان اور جنات جمع ہو جائیں کہ اس جیسا قرآن لائیں تو اگر یہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں تو پھر بھی نہ لا سکیں گے۔“

یہ قرآن مجید کا واضح چیلنج ساڑھے چودہ سو سال سے دیا جا رہا ہے مگر آج تک کسی کو بھی اس کو پورا کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ مادیت کے اس دور میں جبکہ دین اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں قسم قسم کے الزامات اور نکتہ چینیاں اسلام پر اسلامی احکامات پر حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس بھی اُن کے ناپاک تنقید سے محفوظ نہیں مگر اس کے باوجود بھی انہوں نے قرآن مجید جیسی کتاب تو بہت بڑی بات ہے اس جیسی کلمہ تک بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔

صداقت قرآن کی نشانی

معزز سامعین! جب کسی بھی دشمن کو للکارا جاتا ہے یا چیلنج کیا جاتا ہے تو وہ اپنی ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر اس کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن قرآن مجید ان کی تمام کوششوں کی ناکامی کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا اگر تم یہ کام نہ کر سکو یعنی قرآن مجید جیسی کوئی آیت نہ بنا سکو اور ہرگز ہرگز یہ کام تم نہیں کر سکتے تو ہم غور کریں کہ تمام انسانوں اور جنات کو اتنا بڑا چیلنج دنیا قرآن

مجید کی صداقت اور کلام اللہ ہونے کی سب سے بڑی اور واضح دلیل ہے۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھیں کہ کافر کو یہ بات ہضم بھی نہیں ہو رہی تھی کہ یہ چیلنج سن کر جواب نہ دیں انہوں نے اپنی بھرپور کوشش کی مگر خائب و خاسر ہو کر ذلیل ہوئے۔

ابن مقفع کا اعتراف اعجاز

ابن مقفع دوسری صدی ہجری کا بڑا مشہور اور قادر الکلام شاعر اور ادیب گزرا ہے اسے بعض لوگوں نے تعریف کر کے بانس پر چڑھا دیا اور اس سے درخواست کی کہ سب کام چھوڑ کر قرآن کی کوئی مثل تیار کر دو تمہیں عربی لغت پر فصاحت و بلاغت اور شعر و نثر پر جو قدرت حاصل ہے اس کے پیش نظر تمہارے لیے یہ کام کچھ زیادہ مشکل نہیں ابن مقفع ان باتوں میں آ گیا یوں بھی جو شخص بانس پر چڑھا ہوا ہو اسے چیزیں اپنی صورت میں دکھائی نہیں دیتیں اس نے کہا میرے لیے ایک سال کے اخراجات کا انتظام کر دو میں قرآن کو مثل بنا کر مسلمانوں کے خدا کے چیلنج کا عملی جواب دے دونگا انہوں نے اس کا مطالبہ فوراً پورا کر دیا اور ابن مقفع ایک الگ تھلگ مکان میں ڈھیر سارا کاغذ قلم اور دوات لے کر بیٹھ گیا چھ ماہ کے بعد اس کے اخراجات کا انتظام کرنے والوں کو خیال ہوا کہ ابن مقفع کی اب تک کی کارکردگی کو دیکھنا چاہیے وہ جب پہنچے تو دیکھا ابن مقفع گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا قلم ہاتھ مین ہے اور لکھنے کا سامان سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے پیٹھ کے پیچھے پھاڑے ہوئے کاغذوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے آنے والوں نے جب اس سے مطالبہ کیا کہ ہمیں اب تک کی کارکردگی دکھاؤ تو اس نے ندامت سے سر جھکایا اور بڑی بے بسی سے کہا میرے دوستو! کہ جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں مسلسل اس کوشش میں ہوں کہ قرآن کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کی مثل تیار کر سکوں مگر جب بھی چند سطریں لکھتا ہوں تو میرا ضمیر کہتا ہے کہ قرآن کی کوئی مثل نہیں ہے چنانچہ میں اس ورق کو پھاڑ دیتا ہوں اور دوسرے ورق پر لکھنا شروع کر دیتا ہوں لکھنے کے بعد جائزہ لیتا ہوں قرآن کے ساتھ ملا کر دیکھتا ہوں تو پھر محسوس ہوتا ہوں کہ یہ قرآن کی مثل نہیں ہے یوں اس نے لکھ لکھ کر لاتعداد ورق پھاڑ دیئے مگر اس کلام کی مثل تیار نہ کر سکا۔

اعجاز و فضیلت قرآن

محترم سامعین! یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ تا قیامت اس طرح کی کوئی کتاب کوئی حرف حتی کہ لفظ تک نہیں بنا سکا۔ جب ایسی بے مثال کتاب اور کلام الٰہی کا ظاہری اعجاز اور فضیلت یہ ہو تو اس کا روحانی اور باطنی اثرات کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

عن ابی سعیدؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یقول الرب

تبارك و تعالیٰ: من شغله القرآن وذکری عن مسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین فضل کلام اللّٰہ علی سائر الکلام کفضل اللّٰہ علی خلقه۔

''حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں، جس شخص کو قرآن مجید کی مشغولیت کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی۔ میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سرے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔'' (رواہ الترمذی)

بہرحال قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور ہر کلام کی فضیلت اور مقام مرتبہ اس کے متکلم اور جس کا کلام ہو اس سے لگایا جاتا ہے۔ جب کلام ہی حقیقی بادشاہ کا ہو تو جس طرح بادشاہ بے مثال اور لم یزل ذات ہے تو اس کا کلام بھی بے مثال اور لم یزل ہوگا۔ جیسے کہتے ہیں کلام الملوک ملوک الکلام کہ بادشاہوں کا کلام بھی کلام کا بادشاہ ہوتا ہے اسی وجہ سے تو فرمایا کہ اس قرآن مجید کو تمام کتابوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے (رب العالمین کو) تمام مخلوقات پر۔

صاحب قرآن کا مقام

محترم حضرات! جب اتنا بہترین اور بے مثال کلام جس کی فضیلت کا اندازہ ہم کو مختصر طور پر سامنے آیا ہے جب ہم اپنائے گے۔ اس کی تلاوت کا اہتمام کریں گے اس کا علم سیکھیں گیں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے تو ہم بھی فضیلت کے مستحق ٹھہرائے جائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حافظ قرآن کا مقام ومرتبہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

عن عبد اللّٰہ ابن عمر و رضی اللّٰہ عنهما عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: یقال لصاحب القرآن اقرأ ورتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلك عند آخر آیة تقرؤبها (رواہ الترمذی)

''حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور (جنت کے درجوں) پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تم نے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ہوگی۔''

مطلب یہ کہ ہر ایک آیت کی تلاوت پر حافظ قرآنی کا درجہ بلند ہوتا چلے گا اور جب آخری

آیت پر پہنچے گا تو وہ اس کا مقام و مرتبہ ہو گا۔ اتنا اونچا مقام اور درجہ اللہ تعالیٰ حافظ قرآن اور حامل قرآن کو دے گا۔ ان درجات کا اندازہ ہم اس دنیا میں نہیں کر سکتے۔ ہمارے سامنے تو دنیا ہے اور دنیا کے درجات ہیں۔ ہماری ساری محنت اور کوشش اس دنیا کے لئے ہے۔ اسی دنیا کے درجات کیلئے ہماری کوشش جاری رہتی ہے کبھی سفارش، کبھی منت اور کبھی رشوت دیکر ترقی حاصل کرتے ہیں کہ ہماری عزت اور ترقی ہو جائے حالانکہ حقیقی عزت اور ترقی اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان کتاب میں رکھی ہوئی ہے۔

حافظ قرآن کے والدین کا اعزاز

چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ حافظ قرآن کے والدین کو جنت کا بہترین تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی۔

عن معاذ الجهنی قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من قرأ ء القرآن و عمل بما فیه اُلبس والداه تاجاً یوم القیٰمة ضوء ه احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم فما ظنکم باالذی عمل بهذا۔ (رواه احمد)

''حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جسکی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔ پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے بارے میں جو خود عامل ہے۔''

مطلب یہ کہ آفتاب جب اتنی دور سے روشنی پھیلاتا ہے۔ جو ہم سے کروڑوں میل کے فاصلے پر ہے اور جب یہ گھر میں آ جائے تو اس روشنی کا کیا اندازہ ہو گا۔ اس حدیث مبارک میں جب کہ ایک طرف قرآن کے قاری اور عامل کی فضیلت کا ذکر ہے تو دوسری طرف والدین پر انعام و اکرام کا ذکر بھی ہے کہ جو والدین اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلواتے ہیں تو وہ والدین بھی بڑی عزت و احترام کے مستحق ہیں۔ اسی وجہ سے انعام کے طور پر اُن والدین کے درجات بھی بلند ہونگے جو اپنی اولاد کو قرآن علوم سے مزین کرتے ہیں۔

والدین کی ذمہ داری اپنی بخت بیداری

بہر حال والدین پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دینی قرآنی تعلیم سے آراستہ کرنے میں کما حقہ اپنا ذمہ ادا کرے۔ حضرت بریدہؓ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ

ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوگا۔ اور اس کے والدین کو دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی، والدین عرض کریں گے اے اللہ یہ جوڑے کس چیز کے بدلہ میں عطا ہوئے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تمہارے بچے کے قرآن مجید پڑھنے کے صلہ میں۔ اسی طرح حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن مجید سکھلا دے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اپنے اولاد پر قرآن مجید حفظ کرا لے تو اس کو قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ قرآن مجید پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا تو باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتی کہ پورا قرآن مجید ختم کر لے۔

شفیع خاندان، حافظ قرآن

محترم سامعین! یہ چند فضائل قرآن مجید کے پڑھنے اور پھر اپنی اولاد کو پڑھانے کے ذکر کیے اگرچہ ان فضائل سے احادیث مبارکہ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اب ہم سوچیں کہ ہم اپنی اولاد کو قرآن مجید سیکھنے کیلئے کتنی توجہ دیتے ہیں۔ بڑی افسوس کی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں قرآن مجید اور دینی علوم کو حاصل کرنا اضافی کام محسوس ہوتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کیلئے بھی صرف چند منٹ نکال کر اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جب اپنے بچے کو قرآن مجید کی تعلیم دینے پر اتنے بڑے فضائل و اکرامات ہیں تو دوسری طرف اس بچے کو قرآن مجید کی تعلیم سے محروم کرنا بھی بڑی نقصان کی بات ہے دنیا میں بھی بڑی مصیبت بن جائے گی اور آخرت میں بھی اس کے بارے میں سوال کیا جائیگا۔ حدیث مبارکہ میں واضح الفاظ ذکر ہے کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ کہ ہر شخص سے اس کے ماتحت کے بارے میں سوال ہوگا کہ ان کو کتنا قرآن مجید اور دینی علوم سکھائے۔

بہر حال قرآن مجید ہر لحاظ سے نافع اور مرقع خیر و برکت ہے جو صرف حامل قرآن کیلئے ہی نہیں بلکہ قرآن مجید کے پڑھنے والے کے تمام خاندان کیلئے نافع اور شفاعت کا سبب ہے چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ

عن علیؓ قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم من قراء القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله اللّٰه الجنة وشفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت له النار۔ (رواه الترمذی)

''حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن مجید کو پڑھا پھر حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا۔ حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرما دیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کے شفاعت قبول فرما دیں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو گی یعنی اس کے خاندان کے فساق و فجار آدمی بغیر سزا کے ہی حافظ القرآن کی سفارش پر جنت میں داخل ہونگے۔''

مشکلات کو حل کرنے والی کتاب

محترم دوستو! قرآن مجید ہماری تمام دنیاوی اور دینی مشکلات کو حل کرنے والی کتاب ہے جس طرح آخرت میں بڑے بڑے انعامات کا سبب ہے تو اس طرح دنیا میں بھی بڑے بڑے مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔ خواہ وہ مشکلات جھگڑے اور فساد کی صورت میں ہوں یا مختلف انسانی ظاہری بیماریوں کی صورت میں ہر چیز کا حل اس عظیم الشان کتاب میں موجود ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

وعن عبدالملك بن عمير مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فى فاتحة الكتاب شفاء من كل داء۔

(رواه الهراری والبيهقى فى شعب الايمان)

''عبدالمالک بن عمیر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہے کہ سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔ یعنی ہر قسم کی بیماری کا علاج سورۃ الفاتحہ میں موجود ہے اسی وجہ سے اس کا ایک نام سورۃ الشفاء بھی ہے صحابہ کرامؓ اس سورت کو سانپ کے ڈسے ہوئے مریض پر دم کرتے اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرماتے۔''

اسی طرح دوسری حدیث مبارکہ میں ہے:

عن عطاء بن ابى رباح قال بلغنى ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من قراء يٰسٓ فى صدر النهار قضيت حوائجه (رواه الدارمى)

''عطاء ابن رباح فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا ہے کہ جو شخص سورۃ یٰسین شروع دن میں پڑھے اس کی تمام دن کی حوائج پوری ہو جائے گی۔ یعنی صبح سویرے سورہ یاسین کی تلاوت تمام ضروریات زندگی کو آسان بنا دیتی ہے۔''

رب کائنات ہم سب کو قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی توفیق عطا فرما کر ہمارے زنگ آلودہ قلوب کو اس بابرکت کتاب کے نور سے موتر فرما دیں آمین